قرآنِ پاک کو تصاویر والے اخبار کے ساتھ دفن کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Lar -8923 تاریخ:06-08-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قرآن پاک کو اخبارات کے ساتھ دفن کر سکتے ہیں جبکہ اخبارات پر بے پردہ عورتوں کی تصاویر اور جوتوں کی تصاویر بھی ہوتی ہیں اور ایک ساتھ دفن کرنے میں اخبارات قرآن پاک کے اوپر بھی آسکتیں ہیں؟

سائل: علی احمد نظامی (منڈی بہاؤالدین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کے ساتھ، بے پردہ عورتوں اور جانداروں کی تصاویر والی اخبارات ایک جگہ دفن کرنا بے ادبی ہے کہ عرفاً اس کو بے ادبی سمجھا جاتا ہے اور ادب وبے ادبی کا مدار عرف پر ہی ہوتا ہے، پھر اس میں مزید ایک شناعت یہ بھی ہے کہ قرآن پاک کے اوپر اخبارات آسکتی ہیں اور یہ بھی بے ادبی ہے کہ قرآن مجید کے اوپر کوئی اور چیز رکھی جائے۔فقہاء کرام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جس الماری یا صندوق میں کتب ہوں ، ادب یہ ہے کہ ان کے اوپر کپڑے وغیرہ چیزیں نہ رکھی جائیں۔جب کتب کا ادب یہ ہے تو قرآن پاک کے اوپر اخبارات رکھنا بدرجہ اولیٰ بے ادبی ہو گا۔

لہٰذا قرآن پاک اور اخبارات وغیرہ کو الگ الگ دفن کیا جائے، البتہ قرآن پاک کے ساتھ اخبارات وغیرہ ایک ہی قبر میں دفن کرنے کا درست طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ قرآن پاک اور اخبارات میں کسی چیز سے اس طرح آڑ بنا دیں کہ ان کے قرآن پاک کے ساتھ مکس ہونے اور قرآن پاک کے اوپر آنے کا احتمال نہ رہے۔

یہ بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن پاک کو دفن کرنے میں یہ لحاظ بھی ضروری ہے کہ قرآن پاک کے اوپر مٹی نہ ڈالی جائے کہ اس میں تحقیر وبے ادبی کا پہلو پایا جاتا ہے۔ قرآن پاک دفن کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ کسی محفوظ اور پاک جگہ میں لحد (بغلی قبر) بنا کر دفن کر دیں اور اگر سیدھی قبر بنانی ہو، تو پھر قرآن پاک رکھنے کے بعد تختہ وغیرہ کی چھت بنا دی جائے جس طرح میت کو دفن کرنے کے بعد تختہ وغیرہ رکھا جاتا ہے تاکہ ان پر مٹی نہ پڑے۔

فتاوی قاضی خان میں ہے:" فإن دفنها في الأرض الطاهرة لا ينالها كان ذلك حسنا "ترجمہ: اگر کتب ورسائل پاک زمین میں دفن کر دیا کہ لوگوں کی دسترس سے دور ہو گئیں تو یہ اچھا ہے۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب الوصایا، فصل فی مسائل مختلفة، جلد3، صفحہ431، مطبوعہ کراچی)

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن پاک دفن کرنے کا طریقہ نقل کرتے ہیں: ”وینبغی أن یلف بخرقۃ طاھرۃ ویلحد لہ لأنہ لو شق ودفن یحتاج إلی إھالۃ التراب علیہ وفی ذلک نوع تحقیر إلا إذا جعل فوقہ سقف“ ترجمہ: اور چاہیے کہ اسے کسی پاک کپڑے میں لپیٹا جائے اور اس کے لئے لحد (بغلی قبر) بنائی جائے کیونکہ اگر شق یعنی سیدھی قبر کھودی جائے اور اس میں دفن کیا جائے تو اس کے اوپر مٹی ڈالنے کی بھی حاجت ہو گی، اور اس میں تحقیر کا ایک پہلو ہے، اِلّا یہ کہ قرآن کو رکھ کر اس کے اوپر چھت بنائی جائے۔ (ردالمحتار مع درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد6، صفحہ422، دارالفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ” تعظیم وتوہین کا مدار عرف پر ہے۔ عرب میں باپ کو کاف اور انت سے خطاب کرتے ہیں جس کا ترجمہ "تو" ہے اور یہاں باپ کو "تو" کہے بیشک بے ادب گستاخ اور اس آیہ کریمہ کا مخالف ہے ﴿لَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا﴾ (یعنی ماں باپ کو ہُوں نہ کہہ، نہ جھڑک اور ان سے عزّت کی بات کہہ)“

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ634، رضافاؤنڈیشن لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے: ” قرآن مجید اگرچہ دس ۱۰ غلافوں میں ہو پاخانے میں لے جانا بلاشبہہ مسلمانوں کی نگاہ میں شنیع اور اُن کے عرف میں بے ادبی ٹھہرے گا اور ادب وتوہین کا مدار عرف پر ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ609، رضافاؤنڈیشن لاہور)

امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن ریکارڈ کی ایک طرف قرآن ونعت بھرنے اور دوسرے طرف خرافات بھرنے کو بے ادبی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اگر بھرنے والوں نے ایک ہی ریکارڈ کے ایک پہلو پر کچھ آیات یا اشعار حمد ونعت اور دوسرے پر کچھ خرافات بھری ہیں تو یہ بے ادبی وجمع ضدین ان کا فعل ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ460، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بحر الرائق میں ہے: ”حانوت أو تابوت فیہ کتب فالأدب أن لا یضع الثیاب فوقہ“ یعنی: کسی صندوق یا الماری میں کتابیں رکھی ہوں تو ادب کا تقاضا یہ ہے کہ ان پر کپڑے نہ رکھے جائیں۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، جلد1، صفحہ213، دار الکتاب الإسلامی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فتاوی عالمگیری سے نقل فرماتے ہیں: ”لغت ونحو وصرف کا ایک مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر علم کلام کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر فقہ اور احادیث ومواعظ ودعوات ماثورہ فقہ سے اوپر اور تفسیر کو ان کے اوپر اور قرآن مجید کو سب کے اوپر رکھیں۔ قرآن مجید جس صندوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔“ (بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ495، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

03ذو القعدۃ الحرام 1440ھ/06 اگست 2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے